سوال

غصہ کی حالت میں طلاق دینا اور طلاق پر گواہ مقرر کرنا

جواب

الحمد للہ

اول :

حالت غضب میں دی گئی طلاق :

اگر طلاق دینے والے شخص کا غصہ اور غضب اس حد تک پہنچ جائے کہ اسے سمجھ ہی نہ آئے وہ کہہ کیا رہا ہے یا پھر غصہ اتنا شدید ہو جو اسے طلاق دینے پر ابھارے کہ اگر غصہ نہ ہوتا تو وہ طلاق نہ دیتا تو اس حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی،

دوم :

ایک ہی مجلس میں تین طلاق کے متعلق فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ اس سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے، چاہے ایک ہی کلمہ میں تین طلاق دی جائے مثلا تجھے تین طلاق، یا پھر تین علیحدہ علیحدہ کلمات مثلا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق کے الفاظ بولے جائیں اور اسی طرح اگر کوئی شخص طلاق دے اور دوران عدت رجوع کرنے سے قبل ہی دوبارہ طلاق دے تو صرف ایک ہی طلاق واقع ہوگی؛ کیونکہ طلاق تو عقد نکاح یا پھر رجوع کرنے کے بعد ہوتی ہے

سوم :

نہ تو طلاق میں گواہ بنانے کی شرط ہے اور نہ ہی گواہ بنانا واجب اور ضروری، اس لیے جس شخص نے بھی طلاق کے الفاظ بولے اس کی طلاق واقع ہو جائیگی، چاہے بیوی پاس موجود نہ بھی ہو، یا پھر اس کے پاس کوئی اور شخص نہ بھی ہو اور وہ اکیلا ہی طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائیگی

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے خط یا کاغذ میں طلاق دینے کی نیت سے طلاق لکھی تو طلاق واقع ہو جائیگی

طلاق میں گواہ بنانے کی عدم شرط پر اجماع بیان کیا گیا ہے

امام شوکانی رحمہ اللہ رجوع میں گواہ بنانے کے مسئلہ پر کہتے ہیں :

" گواہ بنانے کے عدم وجوب کے دلائل میں یہ شامل ہے کہ : طلاق میں گواہ بنانے کی عدم شرط پر اجماع ثابت ہے، جیسا کہ امام الموزعی نے "تیسیر البیان" میں بیان کیا ہے، اور رجوع اس کا قرینہ ہے، اس لیے اس میں بھی گواہ بنانا واجب نہیں جس طرح اس میں واجب نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : نیل الاوطار (300/6).

اللہ سبحانہ وتعالی نے طلاق اور رجوع میں گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اور جب وہ (عورتیں) اپنی عدت کو پہنچ جائیں یا توانہیں اچھے طریقہ سے روک لو یا پھر اچھے طریقہ سے چھوڑ دو، اور اپنے میں عدل وانصاف والوں کو گواہ بناؤ الطلاق (2) .

جمہور فقہاء کرام کے ہاں یہاں حکم مندوب اور مستحب کے معنی میں ہے

ابوداود رحمہ اللہ نے سنن ابوداود میں عمران بن حصین سے مروی ہے کہ :

" عمران بن حصین سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور پھر اس نے اپنی بیوی سے ہم بستری بھی کر لی لیکن اس نے طلاق اور رجوع کرنے پر کوئی گواہ نہیں بنائے تھے

تو عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا :

" تو نے طلاق بھی سنت طریقہ کے بغیر دی اور رجوع بھی سنت کے طریقہ کے بغیر کیا، تم طلاق پر بھی گواہ بناؤ اور رجوع کرنے پر بھی گواہ بناؤ، اور آئندہ ایسا مت کرنا "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2188) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور اسے گواہ بنانے کے مستحب ہونے پر بھی محول کیا جائیگا

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ کا قول : " اسے طلاق دینے اور اس سے رجوع کرنے پر گواہ بناؤ اور آئندہ ایسا مت کرنا "

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طلاق دینے اور رجوع کر لینے کے کچھ عرصہ بعد بھی گواہ بنائے جا سکتے ہیں، اسی لیے انہوں نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس پر گواہ بنائے حالانکہ یہ دونوں کام یعنی طلاق اور رجوع تو پہلے ہی ہو چکے تھے

شیخ عبد المحسن عباد حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ اس کی دلیل ہے کہ گواہ بنانے کا تدارک کیا جا سکتا ہے طلاق اور رجوع کے وقت ہی گواہ بنانا لازم نہیں، بلکہ طلاق دینے کے بعد بھی گواہ بنائے جا سکتے ہیں، اور پھر رجوع کر لینے کے بعد گواہ بنانا صحیح ہے

اور جماع وہم بستری کرنے سے بھی رجوع ہو سکتا ہے کیونکہ دوران عدت آدمی کا اپنی مطلقہ بیوی سے ہم بستری کرنا اس سے رجوع کہلاتا ہے، اور رجوع الفاظ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، لیکن گواہ بنانا مطلوب ہے کہ اس پر گواہ بنائے جائیں تا کہ رجوع کرنے سے طلاق ختم ہونے کا علم ہو جائے، اور اسی طرح طلاق میں بھی " انتہی

ماخوذ از : شرح سنن ابوداود

حاصل یہ ہوا کہ : شدید غصہ کی حالت میں آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور ایک ہی بار تین طلاق دینے سے ایک طلاق واقع ہوگی، اور طلاق کے لیے گواہ بنانا شرط نہیں اور نہ ہی رجوع میں گواہ بنانا شرط ہے

اس کے ساتھ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ طلاق کے الفاظ ادا کرنے سے بالکل اجتناب اور احتراز کریں

واللہ اعلم.